فتاوے

سوال :- مصافحہ دونوں ہاتھ سے کرنا چاہیئے یا صرف دائیں ہاتھ سے۔ سائل حاجی محمد میاں از قلابہ

جواب :- مصافحہ صرف دائیں ہاتھ سے کرنا چاہیئے کہ یہ سنت ہے صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا سنت نہیں ہے کیونکہ یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ عن عبد اللہ بن بسر قال ترون یدی ھذہ صافحت بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث اخرجہ ابن عبد البر فی التمہید والحافظ الدولابی فی کتابہ الاسماء والکنی والامام احمد فی مسندہ و رجالہ کلھم ثقات واسنادہ متصل ویؤیدہ حدیث عبد اللہ ھذا حدیث ابی امامۃ تمام التحیۃ الاخذ بالید والمصافحۃ بالید الیمنی اخرجہ الحاکم فی الکنی کذا فی کنز العمال ویؤیدہ حدیث انس بن مالک قال صافحت بکفی ھذہ کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مسست خزا ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرہ الشیخ محمد عابد السندی فی حصر الشارد والشوکانی فی اتحاف الاکابر۔ مفصل بحث تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ج۳ ص۳۹۷ اور المقالۃ الحسنی فی سنیۃ المصافحۃ بالید الیمنی میں ملاحظہ ہو۔

سوال :- اذان میں یا کسی اور موقعہ پر لفظ محمد سنکر انگوٹھا چومنا جائز ہے یا نہیں؟ سائل مذکور

جواب :- لفظ محمد سنکر انگوٹھے چومکر آنکھوں سے لگانا بے اصل اور بدعت ہے۔ انگوٹھے چومکر ان کو آنکھوں سے لگانے کے بارے میں چند حدیثیں آئی ہیں لیکن سب غیر صحیح بے اصل موضوع جھوٹی اور بناوٹی ہیں۔ علامہ شوکانی نے الفوائد المجموعہ ص۱۲ میں، علامہ محمد طاہر فتنی حنفی نے تذکرۃ الموضوعات ص۳۴ میں۔ ملا علی قاری حنفی نے موضوعات ص۶۵ میں حافظ سیوطی نے تیسیر المقال میں، علامہ ابو الحسن عبد الغافر الفارسی صاحب مفہم شرح صحیح مسلم نے اقوال الاکاذیب میں۔ علامہ ابو اسحق بن عبد الجبار کابلی نے شرح رسالہ عبد السلام لاہوری میں، علامہ محمد یعقوب بنپالی نے الخیر الجاری شرح صحیح البخاری میں، علامہ حسن بن علی الہندی نے تعلیقات مشکوٰۃ میں، حافظ سخاوی نے المقاصد الحسنہ میں، اور دوسرے محدثین نے ان احادیث کے بے اصل وبے ثبوت اور موضوع ہونے کی تصریح کردی ہے۔ اسی لئے شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ نے فتوٰی تقبیل العینین میں اس فعل کو بدعت قرار دیا ہے

سوال :- ہمارے کو کن زمانے سے یہ رواج چلا آتا ہے کہ عزیز کے مرجانے کے بعد کسی بھلے اور اچھے آدمی کے منہ سے قرآن شریف پڑھوا کر اس کا ختم میت کے حق میں لے لیتے ہیں اور اسکو ختم قرآن کا محنتانہ ایک روپیہ دیدیتے ہیں۔ کیا محنتانہ دیکر قرآن ختم کرانا جائز ہے اور کیا میت کو اسکا ثواب پہنچتا ہے؟ سائل مذکور

جواب :- تلاوت قرآن کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اس بارے میں ضعیف لیکن قابل عمل حدیثیں آئی ہیں (ملاحظہ ہو تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی وکتاب الجنائز مصنفہ استاذ امام مبارکپوری) لیکن ایصال ثواب کیلئے اجرت دیکر قرآن پڑھوانا بے ثبوت

اور بے اصل بدعت ہے چاروں اماموں میں سے کسی امام کے نزدیک بھی یہ جائز نہیں ہے۔ اس کے بدعت اور گمراہی ہونے کی تصریح اور تفصیلی بحث ردالمحتار ص۲۴۸ ج۵ حاشیہ درمختار لابن عابدین الشامی میں ملاحظہ ہو۔

سوال:۔ بے نمازی کو سلام کرنا چاہیئے یا نہیں؟ سائل مذکور

جواب:۔ بے نمازی فاسق ہے اسکو ابتداءً نہیں سلام کرنا چاہیئے ہاں اگر دینی یا دنیوی فتنہ کا اندیشہ ہو تو فاسق اور بدعتی کو ابتدا رسلام کرنا جائز ہے۔ لیکن اگر فاسق یا بدعتی سلام کی ابتدا کرے تو سلام کا جواب بہرحال دیدینا چاہیئے۔ امام بخاریؒ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں باب من لم یسلم علی من اقترف ذنباً۔ حافظ لکھتے ہیں قد ذهب الجمهور الى انه لا يسلم على الفاسق ولا المبتدع قال النووی فان اضطر الى السلام بان خاف ترتب مفسدة فی دین او دنیا ان لم یسلم سلم وكذا قال ابن العربی وزاد وینوی ان السلام اسم من اسماء الله تعالیٰ فكانه قال الله رقیب علیکم وقال المهلب ترك السلام على اهل المعاصی سنة ماضية وبه قال كثير من اهل العلم فی اهل البدع وحكى ابن رشد قال قال مالك لا يسلم على اهل الاهواء (فتح ص۶۵ ج۲۵)

سوال:۔ زید کی دو سگی بہنیں ہیں۔ بکر ان دونوں میں سے ایک سے اپنا اور دوسری سے اپنے لڑکے کا نکاح کرے تو اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ سائل شیخ عبداللہ لکھیری پورہ بھوپال

جواب:۔ یہ صورت بلا شک وشبہ بالاتفاق جائز ہے کیونکہ حرمت اور عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی۔

سوال:۔ ہندہ بیوہ ہے اور اس کی ایک لڑکی ہے۔ زید رنڈوا ہے اور اس کا ایک لڑکا ہے۔ اب زید ہندہ سے اور اپنے لڑکے کا ہندہ کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ کیا یہ دونوں نکاح جائز ہوں گے۔ سائل مذکور

جواب:۔ بلاشبہ دونوں نکاح جائز ہوں گے۔ نہ یہاں حرمت مصاہرت متحقق ہے نہ حرمت نسب اور نہ حرمت رضاعت جیسے زید اور ہندہ اجنبی ہیں اسی طرح ہندہ کی لڑکی اور زید کا لڑکا آپس میں اجنبی ہیں۔ واما بنت زوجتا بیہ او ابنہ فحلال۔ (درمختار) قال الخیر الرملی ولا تحرم بنت زوج الام ولا امه ولا ام زوجة الاب ولا بنتها (ردالمحتار ص۳۸۳ ج۲) +

سوال:۔ امام نے جماعت کرائی نماز ختم کرنے کے بعد اسکو خیال آیا کہ اس نے بے وضو نماز پڑھائی ہے ایسی صورت میں مقتدیوں کی نماز ہوئی یا نہیں صرف امام نماز دہرائے یا مقتدی بھی؟ سائل حاجی محمد میاں از قلابہ

جواب:۔ اس مسئلہ میں ائمہ مختلف ہیں۔ امام مالکؒ وامام شافعیؒ وامام احمدؒ کے نزدیک مقتدیوں کی نماز صحیح ہوگئی ان کو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ صرف امام کی نماز باطل ہوئی اسلئے فقط وہی نماز دہرائے۔ یہ تینوں امام اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ عن ابی ھریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولهم وان اخطئوا فلکم وعلیهم (احمد وبخاری) قال فی المنتقی وقد صح عن عمر انه صلی بالناس وهو جنب ولم یعلم فاعاد ولم یعیدوا وكذلك عثمان وروی عن علی من قوله رضی الله عنه انتهی قال الحافظ وفی روایة لاحمد فان اصابوا الصلوة لوقتها واتموا

الرکوع والسجود فھی لکم ولھم فھذا ابین ان المراد ما ھو اعم من اصابۃ الوقت قال ابن المنذر ھذا الحدیث یرد علی من زعم ان صلوۃ الامام اذا فسدت فسدت صلوۃ من خلفہ قال الشوکانی قولہ وان اخطئوا ای ارتکبوا الخطیئۃ ولم یرد الخطأ المقابل للعمد لانہ لا اثم فیہ واستدل بہ البغوی علی انہ یصح صلوۃ المامومین اذا کان امامھم محدثا وعلیہ الاعادۃ قال فی الفتح و استدل بہ غیرہ علی اعم من ذلک وھو صحۃ الائتمام بمن یخل بشئ من الصلوۃ رکنا کان او غیرہ اذا اتم الماموم وھو وجہ للشافعیۃ بشرط ان یکون الامام الخلیفۃ او نائبہ والاصح عندھم صحۃ الاقتداء الا لمن علم انہ ترک واجبا ومنھم من استدل بہ علی الجواز مطلقا قال الشوکانی وھو الظاھر عن الحدیث ویؤیدہ ما رواہ المصنف عن الثلاثۃ الخلفاء انتھی (نیل الاوطار ص ۵۳ ج ۳)

اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کی نماز باطل ہوگئی دونوں کو نماز دہرانی چاہیئے دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ الامام ضامن والموذن موتمن (احمد ابوداؤد ترمذی ابن حبان ابن خزیمہ حاکم عن ابی ھریرۃ) میرے نزدیک ائمہ ثلثہ کا مسلک راجح اور قوی ہے +

سوال:۔ آلہ آواز جسکو انگریزی میں لاؤڈ اسپیکر کہتے ہیں جامع مسجد وعیدین ومجالس وعظ وخطبہ میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

محمد سلیمان از بردوان

جواب:۔ عام مذہبی یا علمی جلسوں کی طرح اذان میں موذن کی آواز اور عیدین وجمعہ کے موقع پر نماز میں امام کی آواز دور کے تمام مقتدیوں تک اور خطبہ میں خطیب کی آواز دور کے لوگوں تک پہنچانے کیلئے لاؤڈ اسپیکر (آلہ مکبر الصوت) کا استعمال اور اس کو امام اور موذن وخطیب کے سامنے رکھنا جائز اور مباح ہے۔ ایسی ضرورت کے وقت اس آلہ کے استعمال میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور اذان ونماز وخطبہ جمعہ وعیدین کی صحت میں کوئی خلل نہیں واقع ہوگا۔ اس کے استعمال کے عدم جواز پر شرعاً اور عقلاً کوئی دلیل قائم نہیں ہے بلکہ اس آلہ کا استعمال اس حیثیت سے مستحسن ہے کہ امام اور خطیب کو دور کے مقتدیوں اور حاضرین تک اپنی آواز پہنچانے کی کوشش میں گلا پھاڑ پھاڑ کر چیخنے اور تکلف وتصنع کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ اس کے ذریعہ خطیب وامام کی اصل آواز (صدائے بازگشت اور نقل نہیں) بلا تکلف براہ راست دور کے تمام لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔ اس طرح بڑے سے بڑے اجتماع میں مقتدی وحاضرین خطبہ کتنی دور کیوں نہ ہوں امام ومقتدیوں کے درمیان افعال وحرکات (رکوع وسجدہ وقومہ وجلسہ وغیرہ) میں اختلاف نہیں واقع ہوتا بلکہ تمام مقتدیوں میں ترتیب ونظام قائم رہتا ہے رکوع وسجدہ وغیرہ تمام افعال میں امام ومقتدی کے درمیان آخر تک موافقت ومطابقت قائم رہتی ہے اور مطابقت قائم رکھنے کیلئے التفات اور ادھر ادھر رخ پھیرنے کی ضرورت نہیں پڑتی اور نماز پورے خشوع خضوع واطمینان قلب کے ساتھ ادا ہوسکتی ہے۔ ونیز خطبہ میں انتشار نہیں پیدا ہوتا تمام حاضرین کامل توجہ اور یکسوئی کے ساتھ خطبہ سنتے رہتے ہیں +